وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے
حسام الحرمین
کی
حقانیت و صداقت و ثقاہت
فیض رضا جاری رہے گا.....
الشہاب الثاقب والمہند
کی بے بسی پسپائی اور ناکامی
کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں
نجدیت وہابیت
مرزائیت مودودیت دیوبندیت
نیچریت رافضیت
تحریر مبارک
علمبردار مسلک اعلیٰحضرت ضیغم اہلسنت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی
زیر نگرانی
مولانا ابوالخیر محمد الطاف قادری رضوی
پیشکش
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 4120794 2435088 0300-9201959

بسم اللہ اولہ وآخرہ وصلی اللہ علیہ وسلم
بحمد للہ بروز جمعہ ۱۳ رمضان ۱۴۴۲ھ

سلسلہ اشاعت:	(136)
کتاب کا نام:	''حسام الحرمین کی حقانیت وصداقت وثقاہت''
ازقلم	ضیغم اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی (میلسی ملتان)
زیرنگرانی:	ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
ناشر:	شعبہ نشرواشاعت انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ نمبر۳ کراچی
سنِ اشاعت:	مارچ 2006ء
ہدیہ:	14 (چودہ روپے)
تعداد:	1000 (ایک ہزار)

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح وخبرگیری کیلئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں ولٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب ''**حسام الحرمین کی حقانیت وصداقت وثقاہت**'' انجمن انوار القادریہ کی اشاعت کی (136) کڑی ہے۔

مقدس اوراق کا ادب کیجئے

ایسے اوراق جس میں اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ (ﷺ) کا نام ہو۔ یا کوئی قرآنی آیت یا حدیثِ مبارکہ تحریر ہو۔ یا کسی نبیؑ صحابیؓ ولی یا عام مسلمانوں کے نام تحریر ہوں خصوصاً ان کی حفاظت کرنا اور ان کا ادب کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ کہیں پر بھی آپ کو ایسی تحریر یا اخبار وغیرہ زمین پر گرے ہوئے ملیں تو فوراً ان کا ادب کرتے ہوئے انہیں محفوظ جگہ رکھ دیں یا مقدس اوراق کے تحفظ کیلئے جو ڈبے عموماً لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں ڈال دیں۔

ناشر: انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) پاکستان

پیش لفظ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

الحمد للہ انجمن انوار القادریہ کراچی سیدنا مجدد اعظم، سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ عبد المصطفےٰ الامام احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ عرس سراپا قدس یوم رضا کے موقعہ پر اور حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کی بے مثال کامیابی ولاجوابی کے جشن صد سالہ کے طور پر ضیغم اہل سنت علمبردار و محافظ مسلک اعلیٰ حضرت صمصام المناظرین مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ کا زیر نظر گراں قدر مدلل و محقق رسالہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ یہ رسالہ مناظرین و مصنفین اہل سنت وعوام اہل سنت کے لئے گراں قدر علمی تحقیقی ذخیرہ وتحفہ ثابت ہوگا اور انشاء اللہ العزیز مدتوں لاجواب ویادگار رہے گا۔ یہ رسالہ مخالفین اہل سنت کی گستاخانہ کتابوں کی کفریہ عبارات کی لایعنی تاویلات کے رد وابطال میں لکھا گیا ہے جس کی جامع وضاحت حضرت مصنف نے بصارحت فرمادی ہے۔ مولیٰ عزوجل بزرگان دین کی برکت سے انجمن انوار القادریہ کو خدمت دین متین کی زیادہ سے زیادہ توفیق خیر عطا فرمائے اور ہر عمل میں اخلاص عطا فرما کر قبول فرمائے (آمین)

پرچم اہل سنن ہے ایشیا میں سربلند　　　　از فیوض اعلیٰ حضرت ناصر اہل سنن

محمد الطاف قادری رضوی

خادم اہل سنت، خادم انجمن انوار القادریہ

تاثرات عالیہ علامہ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مظہری مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاضل جلیل علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی زید لطفہ کی مساعی جمیلہ نا قابل فراموش ہیں۔
علامہ موصوف اہل سنت و جماعت کے متبحر عالم ہیں، محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد قادری رضوی قدس سرہ کے خلیفہ اور فیض یافتہ ہیں، سراپا اخلاص، سلف کی یادگار ہیں، سنیت کا معیار ہیں اور اہل سنت و جماعت کے مشہور و معروف قلمکار ہیں۔
اللہ تعالی آپ کا مبارک سایہ قائم و دائم رکھے (آمین) آپ مسلسل لکھ رہے ہیں اور خوب لکھ رہے ہیں آپ کی کئی کتابیں فقیر کی نظر سے گزریں۔ سب کی سب مدلل ہیں۔ وہ مخالفین و معاندین کے نبض شناس ہیں اور بہترین معالج ہیں۔ کتابوں کا لکھنا ایک اہم مرحلہ ہے لیکن دوسرا اہم مرحلہ انکی طباعت و اشاعت کا ہے۔
الحمد للہ اہل سنت و جماعت کے ناشرین اس طرف متوجہ ہیں اور خوب کام کر رہے ہیں بقول ایک جدید دانشور "پہلے تو اہل سنت کی کتابیں نظر نہ آتی تھیں اب تو گویا بارش ہو رہی ہے" واقعی بارش ہو رہی ہے اور بارش ہوتی رہے گی انشاء اللہ عزوجل۔
انجمن انوار القادریہ کراچی انہیں خوش قسمت ناشرین میں ہے جو طباعت کے میدان میں اہل سنت و جماعت کی خدمت کر رہی ہے اور تقریبا ایک سو پندرہ کتابیں شائع کر چکی ہے۔ اسکے علاوہ دار العلوم انوار القادریہ اور بہت سے مدارس دینیہ اور مساجد اہل سنت کا انتظام و انصرام کر رہی ہے۔ فقیر کی دعا ہے کہ مولائے کریم دار العلوم انوار القادریہ کے مہتمم و معاون مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی زید لطفہ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور انکی دینی خدمات کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)

الحمد للہ ثم الحمد للہ گستاخانِ رسول، منکرین ضروریات دین، باغیانِ ختم نبوت کے خلاف اکابر ومشاہیر علماء وفقہاء عرب وعجم واعاظم مفتیان حرمین طیبین کے حکم شرعی فتاوی حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کو شائع ہوئے ایک سو سال ہو گئے اور حسام الحرمین کا پرچم پوری آب وتاب اور جاہ وجلال کے ساتھ لہرا رہا ہے اور خرمن باطل واہل ارتداد پر برقبار ہے۔

یادرکھنا چاہیے اور ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ

سیدنا امام اہل سنت سرکار اعلی حضرت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا الشاہ الامام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ نے کسی پر بلاوجہ خوامخواہ تکفیر کا حکم شرعی جاری نہیں فرمایا۔

جو عناصر تنقیص الوہیت، توہین رسالت اور انکار ختم نبوت کے مرتکب اور منکر ضروریات دین ثابت ہوئے انہیں پہلے ہر شرعی رعایت دی گئی، ان کو انکے اقوال کفریہ قطعیہ اور گستاخانہ عبارات سے بذریعہ خطوط مطلع کیا گیا، بار بار رجسٹریاں بھیج کر مطلع اور آگاہ کیا گیا، گستاخانہ کفریہ عبارات سے توبہ اور رجوع کی تلقین فرمائی گئی، آمنے سامنے بیٹھ کر گفتگو کی دعوت دی گئی، مگر اہل توہین وتنقیص زمین پکڑ گئے دین کے مسئلہ کو عزت نفس کا مسئلہ بنالیا، انانیت پر اتر آئے، ضد وہٹ دھرمی کو نصب العین بنالیا، ناچار مجدد اعظم اعلی حضرت امام اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا

اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر　　بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی　　منکرو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

امام المحتاطین امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی طرف سے کچھ فرمانے، کچھ لکھنے کی بجائے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتوی گنگوہی وغیرہ کی اصل بعینہٖ عبارات اکابر واعاظم علماء وفقہاء حرمین طیبین کے سامنے رکھ کر حکم شرعی طلب کیا اور توہین پر تکفیر ہوئی اگر کوئی توہین نہ کرتا تکفیر نہ ہوتی اور اگر اہل توہین وتنقیص توبہ اور رجوع کر لیتے تو بھی تکفیر نہ ہوتی۔

مگر آہ!..... افسوس کہ توبہ اور رجوع کرنا ان کے مقدر میں نہ تھا تو اہل توہین کی توہین آمیز گستاخانہ کفریہ عبارات پر تکفیر کا حکم شرعی حسام الحرمین کی صورت میں اکابر علماء حرمین کی طرف سے جاری ہوا۔

نہ تم توہین یوں کرتے نہ ہم تکفیریوں کرتے

نہ لگتا کفر کا فتوی نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

نہ توہین کرتے نہ تکفیر ہوتی رضا کی خطا اس میں اغیار کیا ہے؟

35 جلیل القدر اکابر واعاظم مسلمہ علماء وفقہاء حرمین طیبین نے اہل توہین کی اصل کتابیں دیکھ کر مترجمین سے اردو کا عربی میں ترجمہ کروا کر حکم شرعی واضح فرمایا۔ مخالفین کا یہ کہنا ایک حیلہ وبہانہ بلکہ بدترین فریب وفراڈ ہے کہ علماء حرمین اردو نہیں جانتے تھے دھوکا دیکر فتوی لیا۔

یہ اہل توہین ہندی مولوی کٹی پٹی عربی جانتے ہیں تو کیا علماء حرمین ہر سال کثیر تعداد میں ہندوستان سے حج کے لئے جانے والے علماء وعوام سے مل کر اردو زبان سے واقف نہ ہونگے اور کیا انہیں تکفیر جیسا نازک وحساس فتوی لکھتے وقت مترجم میسر نہ آیا ہوگا؟

اتنے عظیم متبحر و تجربہ کار کہنہ مشق مفتیانِ کرام اور وہ بھی اہل حرم اکابر کو کوئی دھوکہ ومغالطہ کس طرح دے سکتا ہے۔

الشہاب الثاقب والمہند

کے مرتبین و مصنفین نے ضرور اپنے اکابر کی عبارات میں کتر بیونت وترمیم وتحریف کی اور مذکورہ بالا کتب میں اپنے اکابر کی عبارات کا حلیہ بگاڑ کر نقل کیں علماء وعوام کو مغالطہ اور صریحا دھوکہ دیا جس کا دل چاہے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دیکھ لے۔

اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتب اور توہین آمیز عبارات تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتوی گنگوہی وقوع کذب کی پہلے حسام الحرمین سے مطابقت کرلیں اور پھر المہند والشہاب الثاقب سے مطابقت کرلیں صاف طور پر واضح ہو جائے گا کہ المہند والشہاب الثاقب میں انہوں نے خود اپنے اکابر کی عبارات کفریہ حلیہ بگاڑ کر نقل کیں اور خود خیانت بددیانتی کی مثال قائم کی جس کی مثال نہیں۔

یاد رکھنا چاہیے کہ

جب حسام الحرمین پر علماء حرمین طیبین دھوم دھام سے ڈنکے کی چوٹ پر تصدیقات فرمارہے اور تقریظات لکھ رہے تھے تو بے چارہ مصنف المہند مولوی خلیل انیٹھوی سہارنپوری وہیں تھا اور کانگریسی گاندھوی مدنی مولوی حسین احمد اجودھیاباشی ٹانڈوی بھی وہیں حجاز مقدس میں رہتا تھا۔

سیدنا اعلی حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی

جلالت علمی کی تاب نہ لا سکتے تھے وہیں آمنے سامنے گفتگو کیوں نہ کر لی اسی وقت علماء حرمین کو حسام الحرمین پر تصدیقات کرنے تقریظات لکھنے سے منع کیوں نہ کر دیا کہ جناب یہ دھوکہ دیا جا رہا ہے مگر وہاں تو یہ لوگ لب باندھے دم سادھے رہے۔

مولوی خلیل انبیٹھوی چھپ چھپا کر چند اشرفیاں بطور رشوت دے کر اپنا الوسید ھا کرنے کے لئے رئیس العلماء مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضور آپ مجھ سے ناراض ہیں؟

رئیس العلماء نے فرمایا تیرا نام خلیل انبیٹھوی ہے؟ مولانا صالح کمال نے فرمایا میں تو تجھے زندیق لکھ چکا ہوں۔

انبیٹھوی نے کہا جو باتیں میری طرف نسبت کی گئی ہیں وہ میری کتاب میں نہیں لوگوں نے مجھ پر افترا کیا۔

مولانا صالح کمال نے فرمایا تمہاری کتاب براہین قاطعہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے مولوی خلیل انبیٹھوی نے مجبوراً کہا حضرت کیا کفر سے توبہ قبول نہیں ہوتی۔

مولانا نے فرمایا ہوتی ہے۔ مولوی انبیٹھوی اپنی براہین کی کفریہ عبارت سے توبہ کا وعدہ کر کے جدہ بھاگ گیا اور تین سال بعد جوڑ توڑ اور ہیرا پھیری کر کے اپنے تمام اکابر ہند کے تعاون و تصدیقات سے المہند نامی بزعم خود حسام الحرمین کے رد میں لکھ ماری جو از اول تا آخر سراپا کذب صریح جھوٹ اور دروغ گوئی کا بدترین نمونہ ہے۔

مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب نے اپنے خالص وہابیانہ عقائد کو چھپایا اور خلاف واقع اپنے عقائد سنیوں کے سے ظاہر کئے وہابیوں اور محمد بن عبدالوهاب نجدی کو سخت

برا بھلا، گستاخ ومکفر اور علماء اہل سنت کا قاتل قرار دیا۔
میلاد تو میلاد سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی اعلیٰ درجہ کا مستحب قرار دیا
خود کو سنی ظاہر کر کے وہابیوں پر سخت لعن طعن کیا گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے،
المہند کے سوالات بھی خود گھڑے اور فریب کاریوں کے خول چڑھا کر مغالطہ آمیز
جوابات بھی خود ہی دیے۔
اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حسام الحرمین پر ۳۳ یا ۳۵ مسلمہ اکابر علماء حرمین کی
تصدیقات حاصل کی تھیں جبکہ خلیل انبیٹھوی صاحب سر دھڑ کی بازی لگا کر بمشکل
چھ علماء کی تصدیقات المہند پر حاصل کر سکا جن میں دو حضرات مولانا شیخ محمد مالکی اور
مولانا محمد علی بن حسین نے اپنی تصدیقات واپس لے لیں۔
ان میں ایک مولانا شیخ محمد صدیق افغانی تھے علماء حرم سے نہ تھے باقی بھرتی ہندی
وہابی مولویوں کی تھی اور سب سے بڑی بات یہ کہ المہند میں اپنے اکابر کی اصل کفریہ
عبارات بعینہ وبلفظہ نقل نہ کیں۔

مقام غور ولمحہ فکریہ ہے قارئین کرام

المہند کو بغور ملاحظہ کریں وہابیوں اور محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی کو کتنا برا بھلا کہا گیا
ہے یہ مکاری اور عیاری تھی۔
خلیل انبیٹھوی صاحب کی وہابیوں اور شیخ نجد کے متعلق اصل حقیقی رائے وہ ہے جو
انہوں نے اپنے دو مکتوبات (خطوط) محررہ ۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ اور محررہ
ماہ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ کتاب اکابر کے خطوط ص ۱۱۔۱۲ پر مولوی محمد زکریا

سابق امیر تبلیغی جماعت کے نواسے مولوی محمد شاہد مظاہری نے شائع کئے اور ماہنامہ النور تھانہ بھون ماہ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ میں مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے صفحہ ۲۳ پر شائع کئے جن میں محمد بن عبدالوھاب شیخ نجدی اور نجدی وھابی سعودی حکومت اور انکے علماء کی بھرپور قصیدہ خوانی کی گئی ہے اور والہانہ خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

دیوبندی وہابی مفرور مناظر مولوی منظور سنبھلی نے بھی مولوی انیٹھوی صاحب کے یہ خطوط اپنی کتاب ''شیخ محمد بن عبدالوھاب اور ہندوستان کے علماء حق'' میں ص ۴۳ پر نقل کر کے ان کے مستند ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی ہے یہی کچھ مولوی حسین احمد نے کیا اور وہابیوں نجدیوں کے متعلق اپنی رائے بدل لی۔ (علماء حق ص ۹۲)

مولوی انیٹھوی اور مولوی ٹانڈوی۔

دونوں جنہوں نے بزعم خود و بزعم جہالت حسام الحرمین کا نام نہاد برائے نام رد لکھ کر حقیقت وصداقت کا منہ چڑایا۔

مولوی خلیل انیٹھوی صاحب اور مولوی حسین احمد کانگریسی ٹانڈوی ان دنوں وہیں حرمین شریفین میں موجود تھے دیکھو ملفوظات اعلی حضرت پہلا حصہ،

بلکہ خود شکست خوردہ ومفرور مناظر مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مولوی خلیل انیٹھوی ان دنوں حرم مکہ معظمہ میں تھا اور تسلیم کیا ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی جو ۱۳۱۶ھ سے ۱۳۳۳ھ تک مسلسل ۱۷۔۱۸ سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے تو ان دونوں حضرات نے وہیں امام اہل سنت اعلی حضرت مجدد دین وملت فاضل

بریلوی قدس سرہ العزیز سے آمنے سامنے گفتگو کیوں نہ کرلی؟

اگر ہمت وجرات اور استعداد قابلیت تھی اور کفریہ گستاخانہ عبارات کے بارے میں ان کا موقف مضبوط تھا تو علماء حرمین طیبین کو حسام الحرمین پر تصدیقات کرنے تقریظات لکھنے سے کیوں نہ روک دیا؟ مگر حقیقت یہ ہے کہ

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں

بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

المہند اور شہابِ ثاقب

ایک فریب وفراڈ اور جعلسازی کا مجموعہ ہے تو دوسرا گالی نامہ ہے جس میں غلیظ ترین بازاری زبان استعمال کی گئی ہے۔

قارئین کرام

خود مطابقت کرلیں کہ حسام الحرمین میں جن جن اکابر ومشاہیر علماءِ مکہ ومدینہ کی تصدیقات وتقریظات ہیں مزہ تو جب تھا ان سب علماء سے المہند وشہاب ثاقب پر تصدیقات حاصل کی جاتیں اور یہ لکھوایا جاتا کہ ہمیں (علماء حرمین) کو دھوکہ ومغالطہ دے کر مولانا احمد رضا خان صاحب نے حسام الحرمین پر غلط تصدیقات کروائیں۔ اور تحذیر الناس ، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی عبارات حق وعین اسلام ہیں۔ مگر ایسا نہ کراسکے تو المہند اور شہاب ثاقب کو حسام الحرمین کا رد اور جواب کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟

بفضلہٖ تعالیٰ حسام الحرمین کل بھی لاجواب تھا اور آج بھی لاجواب ہے اور

انشاءاللہ العزیز صبح قیامت تک لاجواب رہے گا۔

پڑ گیا ہے پشت پر اعداء کے اب کیا جائے گا

تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری

چیر کر اعداء کا سینہ دل سے گزری وار پار

تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری

یاد رہے کہ

المہند کا مدلل اور محقق ایک جواب صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے التحقیقات لدفع التلبیسات کے نام سے اور ایک قاہر رد بلیغ شیر بیشہء اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فی الفور اُسی زمانہ میں لکھ کر شائع فرما دیا تھا۔

اور مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی حسین احمد صاحب کو پہنچا دیا تھا جس کے جواب الجواب سے مخالفین عاجز و قاصر و بے بس ہیں۔

بلکہ حضرت صدر الافاضل تو مولوی انبیٹھوی سے مناظرہ کرنے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پہنچ گئے تھے مولوی انبیٹھوی مناظرہ کی تاب نہ لا سکے۔

شیر بیشہء اہل سنت اور محدث اعظم پاکستان نے احمد آباد سے آتے ہوئے مولوی حسین احمد کو پکڑا شہاب الثاقب پر مباحثہ کیا تو گاندھی جی نے ان کی جان چھڑائی۔

حسام الحرمین والمہند کا معنیٰ و مفہوم۔

حسام الحرمین کا معنیٰ ہے ''مکہ مدینہ کی تیز کاٹنے والی تلوار'' (المنجد ص ۲۰۹)

''مکہ مدینہ کی تیز تلوار'' (حسن اللغات ص ۳۰۸، ۳۱۰)

المہند کا معنیٰ ہے ''ہندوستانی لوہے کی تلوار'' (المنجد ص ۱۱۴۰)

بھلا ہندوستانی لوہے کی تلوار، مکہ معظمہ مدینہ منورہ کی تیز کاٹنے والی تیز تلوار کا کیا مقابلہ کر سکتی ہے۔

تلوار اہل ایمان، اہل حرمین کا ہتھیار ہے ہندی لوگوں کا اوزار برچھی بھالا ہے۔ برچھی بھالا تلوار کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ صنم کدہ ہند کے ہندی لوہے کی کیا عظمت اور کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ مکہ مدینہ کی تیز تلوار کے مقابلہ میں اسکی کیا حیثیت ہے۔

شہاب ثاقب کا معنیٰ ہے ''آگ کا روشن شعلہ، آسمان پر ٹوٹنے والا ستارہ''۔

(المنجد، حسن اللغات، فیروز اللغات، امیر اللغات وغیرہ)

آگ کا شعلہ مکہ مدینہ کی تلوار پر پڑے گا تو بے ادب گستاخ کہلائے گا یا نہیں؟

اور آسمان کا ستارہ اگر ٹوٹے گا تو مکہ مدینہ کی تیز تلوار کا کیا بگاڑ سکے گا؟

آسمان کے ستارے کم و بیش ہر شب میں ٹوٹتے ہیں بتایا جائے کہ ان سے کتنی تلواریں کنڈم اور ناکارہ ہوئی ہیں۔ اسی طرح المہند اور شہاب ثاقب بھی آج تک حسام الحرمین کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

اگر المہند اور شہاب ثاقب نے حسام الحرمین کا کچھ بگاڑا ہوتا تو جب سے ابتک المہند اور شہاب ثاقب کے جتنے بھی ایڈیشن چھپے ہیں مخالفین کو بار بار ہر بار ضمنی اور اضافی اور وضاحتی مضامین کا اضافہ نہ کرنا پڑتا۔ ہمارے پاس مخالفین کی قابل اعتراض

گستاخانہ کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن ہیں اور المہند اور الشہاب کے بھی کئی کئی ایڈیشن ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف و متضاد ہیں اور ان میں الفاظ و عبارات کی کمی بیشی کی گئی ہے جو احساس کمتری کا نتیجہ ہے۔

یہ لوگ خود بھی اپنے اکابر کی کتابوں کے مندرجات سے مطمئن نہیں ہیں ایک رسالہ میں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے ہم صرف اتنا عرض کریں گے ملتان کے مکتبہ صدیقہ سے چھپنے والے اور کراچی کے مکتبہ تھانوی دفتر الابقاء سے چھپنے والے المہند کے ۳۲،۳۲ صفحات ہیں اور عرفی نام عقائد علمائے دیوبند ہے مگر اب کراچی اور کتب خانہ مجیدیہ ملتان اور اتحاد بکڈپو مدرسہ دیوبند یوپی سے جو المہند چھپا ہے ان میں ضمنی، اضافی مضامین کی بھرمار کر کے ان کے صفحات ۱۸۸ ہیں اور نام بھی بدل دیا ہے پہلے عقائد علمائے دیوبند عرفی نام تھا اور تین ایڈیشن جو نئے شائع ہوئے ان کا عرفی نام یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند ہے۔

مقصد یہ کہ کچھ بھی جس طرح بھی بن پڑے عوام کو دھوکہ اور مغالطہ دیکر گمراہ کیا جائے بتایا جائے المہند کا یہ معنی یعنی عقائد علماء دیوبند یا اب عقائد علماء اہل سنت دیوبند کہاں کس کتاب میں لکھا ہے؟

سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے ٹھیک ہی تو فرمایا تھا۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

یہی حال توہین آمیز گستاخانہ کتابوں کا ہے۔

فقیر کے پاس تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان.........وغیرہ

وغیرہ کے کئی کئی ایڈیشن اور چھاپے ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں مفہوم نہیں عبارتیں بدل دی گئی ہیں .... مگر سیدھے طریقہ سے سچے دل سے پکی توبہ اور رجوع کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

یہ بھی حسام الحرمین کی حقانیت وصداقت وثقاہت کی روشن دلیل ہے اختصار مانع ہے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

ہمارے پاس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور کا شائع کردہ الشہاب الثاقب ہے جس کے 111 ایک سو گیارہ صفحات ہیں مگر اب جو انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے الشہاب الثاقب کا ترمیم واضافہ کر کے اور دلیرانہ تحریف وخیانت کے ساتھ جو جدید ایڈیشن شائع کیا ہے اس کے صفحات (۲۹۰) دوسو نوے ہیں۔

اور عوام کو گمراہ در گمراہ کرنے کیلئے جو پیوند کاریاں کیں، ٹاکیاں لگائیں، گالی گفتار سمیت (۵۰۴) پانچ سو چار صفحات ہیں۔

تحذیر الناس ایک مختصر سا رسالہ تھا کتب خانہ امدادیہ دیوبند اور راشد کمپنی دیوبند اور انارکلی لاہور کے تین ایڈیشن تین چھاپے علی الترتیب ۴۸، ۵۲، ۶۷ صفحات کے ہیں لیکن اب مکتبہ حفیظیہ مکی مسجد گوجرانوالہ کے شائع کردہ جدید ایڈشن کے ۱۲۸ صفحات ہیں۔ جس میں کذاب مصنف خالد محمود مانچسٹروی نے مقدمہ کے عنوان سے اپنی دوکانداری چمکائی ہے۔ کسی عزیز الرحمٰن نے طویل ترین حاشیے لکھے ہیں اور شکست خوردہ مفرور مناظر کا طویل مقالہ توضیح عبارات کے عنوان سے شامل کیا گیا اور جعلسازی کی قابلیتیں ختم کردیں۔

یہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سیدنا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اور فتاوی حسام الحرمین کی

عظیم فتح و نصرت اور بے مثال کامیابی و کامرانی ہے کہ اہل توہین گستاخانہ کتابیں اصل شکل و صورت میں نہ رہیں اور خود مخالفین کو ان پر ترمیمات و تحریفات کے خول چڑھانے پڑے مگر گستاخانہ عبارات سے توبہ مقدر میں نہ تھی توبہ اور رجوع نہ کر سکے۔

توہین آمیز کتابوں کی عبارتیں بدل دیں۔

یہ مقالہ کوئی مستقل کتاب نہیں اس لئے ہمیں اختصار سے کام لینا پڑ رہا ہے ایک رسالہ اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

قارئین کرام!

اب ایک نظارہ عبارتیں بدلنے کا بھی دیکھ لیں۔ تقویۃ الایمان کے بیسوں ایڈیشنوں میں لکھا ہے "ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"

(میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۵۷)

لیکن اب جدہ اور دیگر مقامات سے چھپنے والے جدید ایڈیشنوں میں لکھا ہے "یعنی ایک نہ ایک دن میں بھی فوت ہو کر آغوش لحد میں جا سوؤں گا"

(مطبوعہ جدہ ص ۱۶۴)

تحذیر الناس

میں اجماع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اجماع امت کے خلاف جو جدید معنی و مفہوم خاتم النبیین کے بیان کئے گئے، فتاوی حسام الحرمین کی اشاعت کے بعد تحذیر الناس کی عبارات میں بھی توبہ کرنے کی بجائے کم و بیش ترمیم و تحریف کی گئی

مثلاً المہند ص ۱۱ پر تحذیر الناس کی تینوں عبارات اصل بعینہ وبلفظہ نقل نہ کیں خلاصہ بیان کیا اور حاشا، حاشا وکلا کہکر جھوٹ بولا گیا۔ اسی طرح الشہاب الثاقب میں مولوی حسین احمد کانگریسی نے صفحہ ۷۲ تا صفحہ ۷۹ تک تحذیر الناس کی عبارات کی من گھڑت و پر فریب تاویلات کی ہیں، پیوند کاری کی ہے، یہ مطلب ہے وہ مطلب ہے، یہ معنی ہے وہ معنی ہے، مگر اصل عبارات بلفظہ نقل نہ کیں۔ بھانڈا پھوٹ جانے، پول کھل جانے کا اندیشہ تھا۔ اور راشد کمپنی دیوبندوالوں نے تو عبارت میں من مانے الفاظ داخل کردیئے جگہ جگہ نانوتوی صاحب کے صلعم کے برعکس صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اور بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی "پیدا ہو" کی بجائے "فرض کیا جائے" لکھ دیا (صفحہ ۲۲) پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے سوانح نگار مولوی مناظر احسن گیلانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ "اسی زمانہ میں تحذیر الناس نامی رسالہ کے بعض دعاوی پر بعض مولویوں کی طرف سے خود سیدنا امام الکبیر (نانوتوی) پر طعن وتشنیع کا سلسلہ جاری تھا" (سوانح قاسمی جلد اول ص ۲۷۰)

مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے "جس وقت سے مولانا (قاسم نانوتوی) نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا (نانوتوی) کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبد الحئ صاحب کے" (الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۵۸۰)

"جب مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مخالفت کی" (قصص الاکابر ص ۱۵۹)

خود محدث دیوبند مولوی انور کاشمیری نے فیض الباری جلد ۳ ص ۳۳۳، ۳۳۴ میں تحذیر الناس پر سخت جرح کی ہے۔

مولوی حسین احمد کانگریسی شہاب ثاقب میں اور مولوی خلیل انبیٹھوی المہند میں کفریہ عبارات کو اسلامی عبارات ثابت کرنے اٹھے تھے مگر انہوں نے بھی براہین قاطعہ کی گستاخانہ عبارت کی نہ تو معقول تاویل کی نہ براہین قاطعہ کی اصل عبارت بعینہ وبلفظہ نقل کی شہاب ثاقب میں صفحہ ۸۹ تا صفحہ ۹۲ اور المہند میں صفحہ ۱۳ تا صفحہ ۱۴ براہین قاطعہ کی گستاخانہ عبارت کی صفائی پیش کی گئی ہے مگر اصل زیر بحث پوری عبارت نقل نہیں کی۔

رہا وقوع کذب کا

گنگوہی فتوی تو اصل فتوی وقوع کذب باری تعالی کی فوٹو کاپیاں عام ہیں اور متعدد کتابوں میں چھپ چکی ہیں یاد رہے کہ گنگوہی صاحب کا یہ فتوی خود ان کی زندگی میں ۱۳۰۸ھ سے لے کر ان کے مرنے تک یعنی ۱۳۲۳ھ تک بار بار مختلف مقامات سے چھپ کر شائع ہوتا رہا مگر گنگوہی صاحب گم سم رہے ساکت وجامد ہو گئے نہ فتوی سے انکار کر سکے نہ تاویل وتردید کر سکے آج ان کے کم سن وکیل شیر خوار مناظرین ومصنفین ناحق جھک مار رہے ہیں۔

باقی رہی حفظ الایمان

کی گستاخانہ عبارت تو جناب دیوبندی مصنفین ومناظرین نے نوع بنوع اور مختلف النوع تاویلیں کر کے خود تھانوی صاحب کو کفر کی دلدل میں دھکیل دیا۔

دیکھئے ابتداً حفظ الایمان ۹، ۱۰ صفحہ کا مختصر سا پمفلٹ تھا جس میں ان کی وہ گستاخانہ عبارت تھی جس پر حسام الحرمین میں تکفیر کا حکم شرعی بیان ہوا۔ چونکہ دیوبندی وہابی

اکابرین احساس کمتری میں مبتلا تھے رنگ برنگی عقل شکن تاویلیں کرنے لگے تھانوی صاحب میں مناظرہ کا دم خم نہ تھا مولوی مرتضی حسن در بھنگی چاند پوری، مولوی منظور احمد سنبھلی، مولوی عبدالشکور کاکوروی، مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری نے مناظر بن کر بحث ومباحثہ کا پیشہ اور ذریعہ معاش اختیار کر کے اپنی دوکانداری چمکائی۔ مولوی منظور سنبھلی نے مناظرہ بریلوی، مولوی مرتضی حسن در بھنگی نے توضیح البیان، خلیل انبیٹھوی نے المہند، مولوی عبدالشکور کاکوروی نے اپنی کتابوں میں جو مختلف النوع متضاد تاویلات کی ہیں۔ ایک کی تاویل سے دوسرے پر اور دوسرے کی تاویل سے تیسرے چوتھے پر اور چوتھے کی تاویل سے ان سب پر تکفیر کا حکم شرعی لگتا ہے اور ان سب کی تاویلات سے جناب تھانوی صاحب پر تکفیر کی شرعی ڈگری ہو جاتی ہے اور حسام الحرمین کا پھریرا آب وتاب وجاہ وجلال سے لہراتا ہوا نظر آتا ہے بالآخر کفریہ گستاخانہ عبارتوں کے وکیلوں نے میدان مناظرہ میں شکستیں کھا کھا کر جناب تھانوی صاحب کو ترمیم وتحریف کی راہ پر ڈال دیا اور ترمیموں وضمیموں والی حفظ الایمان چھپنے لگی۔ ۹، ۱۰ صفحات کی حفظ الایمان جواب انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے شائع کی ہے اس کے صفحات اب ۱۱۹ ہیں۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ تھانوی صاحب کے وکیل میدان مناظرہ میں فیل تھے لہٰذا تھانوی صاحب کو حفظ الایمان کی وضاحت اور تاویل میں بسط البنان لکھنی پڑی اور پھر بسط البنان اور حفظ الایمان کی وضاحت میں عبارت بدل کر تغیر العنوان لکھنی پڑی اور عبارت حفظ الایمان کو مجبوراً یوں کر دیا۔ اور تھانوی صاحب نے حکم دیا کہ اب حفظ الایمان کی عبارت کو یوں پڑھا جاوے "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں

حضور علیہ السلام کی کیا تخصیص ہے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں'' اب لاہور اور دیوبند سے جو جدید حفظ الایمان چھپی ہیں انجمن ارشاد المسلمین لاہور اور مکتبہ نعمانیہ دیوبند والوں نے بھی یہ بدلی ہوئی ترمیم وتحریف شدہ حفظ الایمان شائع کی ہے۔ افسوس کہ تھانوی صاحب کو ترمیم کرنے، الفاظ وعبارت بدلنے کی سوجھی توبہ اور رجوع کی توفیق نہ ہوئی۔ بہر حال انکے الفاظ بدلنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ حسام الحرمین کا حکم شرعی حق اور مبنی بر حقیقت تھا اور المہند وشہاب ثاقب حسام الحرمین کے دلائل قاہرہ کا توڑ نہ کر سکے اور ناکام ونامراد رہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلی حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات والا صفات وہ ہے جن کے لئے کہا گیا ہے۔

یہ وہ دربار سلطان قلم ہے جہاں پر سرکشوں کا سر قلم ہے

تو جناب والا اصل مسئلہ اور تنازعہ توہین وتکفیر کا ہے ہمارے مدمقابل حریف طائفہ تکفیر کو بہت برا سمجھتا ہے، کبیدہ خاطر ہوتا ہے کہ بلا وجہ تکفیر کردی، ناحق تکفیر کردی، بریلی میں کفر کے فتوؤں کی مشین لگی ہے۔ مگر یہ نہیں دیکھتے کہ تکفیر کیوں کی گئی؟ وجہ تکفیر کیا ہے؟ تو جناب کتابیں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی گستاخانہ کفریہ عبارات اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

امام اہل سنت سیدنا اعلی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ازخود اپنی طرف سے تکفیر کا شرعی حکم جاری نہیں فرمایا۔ حسام الحرمین میں (۳۵) اکابر واعاظم علماء وفقہاء حرمین کے مبارک مدلل فتاوی اور تقاریظ ہیں۔ الصوارم الہندیہ پر اب تک تین سو سے

زائد اکابر علماء تصدیقات فرما چکے، تصدیقات لکھ چکے ہیں۔ اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتابوں کے ہر نئے آنے والے جدید ایڈیشن میں یہ لوگ خود ہی کاٹ چھانٹ کر ترمیم تحریف کررہے ہیں نت نئی عبارتیں بدل رہے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ گستاخانہ عبارات خود انکے نزدیک بھی کفریہ اور توہین آمیز ہیں، نا قابل تاویل ہیں جبھی تو عبارات بدل رہے ہیں۔ اگر المہند اور الشہاب الثاقب سچے تھے تو انہیں (۳۵) اکابر علماء حرمین کے سامنے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتوی گنگوہی کی اصل عبارات رکھ کر تصدیقات حاصل کی جاتیں اور یہ لکھوایا جاتا کہ ہم نے حسام الحرمین پر جو تصدیقات کیں تقریظات لکھیں وہ واپس لیتے ہیں۔ فلاں فلاں عبارات کفریہ اور گستاخانہ نہیں ہیں مگر افسوس کہ المہند اور الشہاب الثاقب گونگا بہرہ ہے وہ حسام الحرمین کا جواب نہیں۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ویسے بھی المہند اور شہاب ثاقب جیسی جھوٹی کتابوں کے جوابات شیر بیشہء اہل سنت مولانا حشمت علی خان صاحب اور فاضل اجل مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی قدس سرہما نے رد المہند اور رد شہاب ثاقب اور صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے التحقیقات کے نام سے شائع فرمادیئے تھے۔

دیوبندیوں کی دورنگی دوغلی پالیسی۔

واللہ یہ کوئی الزام برائے الزام نہیں حقیقت واقعی ہے۔ ہمارا ۱۹۵۸ء سے آج تک کا تجربہ مجربہ شاہد ہے اور ہمارا ضمیر مطمئن ہے ہم پوری دیانت داری سے اپنی آخرت کو پیش نظر رکھ کر عرض کررہے ہیں کہ دیوبندی کوئی مستقل مذہب نہیں از اول تا آخر

فریب وفراڈ کا مجموعہ ہے۔ چکر بازی ہیرا پھیری ان کا مستقل نصب العین ہے۔
حسام الحرمین اور الدولۃ المکیہ کی تدوین کے زمانہ میں حجاز مقدس حرمین طیبین پر زمانہ قدیم سے اہل حق اہل سنت کا قبضہ اور علماء اہل سنت کا غلبہ تھا۔ تو مولوی حسین احمد کانگریسی گاندھوی ''مدنی'' بن کر اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دونوں خالص کھرے سنی بن کر شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیوں کو برا بھلا کہتے، لکھتے رہے۔ مولوی خلیل انبیٹھوی خالص کھرے فولادی سنی بن کر حاشا حاشا کہہ کر شیخ نجدی اور وہابیوں کو خارجی، اہل سنت وعلماء اہل سنت کا قاتل، گستاخ اور مشرک گر قرار دیتے رہے (المہند ص ۱۰) اور مولوی حسین احمد صدر دیوبند نے ڈنکے کی چوٹ پر کھلم کھلا لکھا کہ صاحبو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا، خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا......... شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں......... وہابیہ خبیثہ......... وغیرہ (الشہاب الثاقب صفحہ ۴۲ تا ۴۷ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)
یاد رہے اس زمانہ میں مولوی انور کاشمیری محدث دیوبند نے فیض الباری، مولوی قاری طیب قاسمی سابق مہتمم دیوبند نے ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں، مولوی بہاء الحق قاسمی دیوبندی نے نجدی تحریک پر ایک نظر وغیرہ متعدد کتب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے جیسا کہ ٹانڈوی مدنی اور انبیٹھوی سہارنپوری نے اپنی المہند اور شہاب ثاقب میں مفصل بیان کیا۔

اب حالات زمانہ نے پلٹا کھایا اور حرمین طیبین پر برطانوی انگریزوں کی معاونت سے حجاز مقدس پر وہابیوں نجدیوں کا غلبہ اور قبضہ ہو گیا تو چھپے رستم خفیہ وہابیوں نے پلٹا کھایا اور اپنے اصل اندرونی وہابی رنگ روپ میں سامنے آئے اور مشہور شکست خوردہ پیشہ ور مفرور مناظر مولوی منظور سنبھلی نے ایک کتاب ''شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماء حق'' لکھ ماری جس میں بڑی صفائی اور کاریگری سے وہابیوں نجدیوں کو برا بھلا کہنے والے اپنے تمام اکابر مولوی حسین احمد کانگریسی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی انور کاشمیری، نواب الوہابیہ صدیق حسن بھوپالی حتی کہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے متعلق صاف لکھ دیا کہ یہ لوگ انگریزی سیاسی پروپیگنڈا کا شکار ہو گئے تھے دیکھو صفحہ ۴۴، صفحہ ۹۲، ۹۳، ۱۰۹ وغیرہ۔ بلکہ صاف انکار کر دیا کہ فیض الباری مولوی انور کاشمیری کی کتاب ہی نہیں۔ یہی بگل (راگ) انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے بجایا وہ ایک سو گیارہ صفحات کا رسالہ الشہاب الثاقب جو دیوبند سے کئی بار چھپ چکا تھا ہیرا پھیری، جعلسازی کا چکر چلا کر صاف لکھ دیا کہ الشہاب الثاقب میں درج شدہ بعض الفاظ کے بارے میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب کی ایک پرانی روایت کا درج کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ (یعنی ٹانڈوی اجودھیاباشی کانگریسی گاندھوی) سے کسی طالب علم نے یہ سوال کیا کہ الشہاب الثاقب میں بعض مقامات پر وہابیہ کے لئے لفظ خبیث استعمال کیا گیا ہے جو بہت سخت ہے تو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اشاد فرمایا کہ الشہاب الثاقب کا مسودہ جس طالب علم کو صاف کرنے کے لئے دیا گیا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا (الشہاب الثاقب شائع کردہ انجمن ارشاد المسلمین لاہور

ص ۹) مولوی خالد محمود مانچسٹروی جیسے خائن اور بدترین کذاب ومفتری کو گواہ بنانا کہاں کی دیانت ہے اور پھر کمال یہ کہ اس صفائی کرنے والے طالب علم کا نام و پتہ نہیں دیا جو صفائی کی بجائے صفایا کر گیا اور الشہاب الثاقب کی ثقاہت اور مسلمہ حیثیت کو پائمال کر کے رکھ دیا۔

قارئین کرام بالخصوص مناظرین و مصنفین اہل سنت

ارشاد المسلمین لاہور کا شائع کردہ ۲۹۰ دوسونوے صفحات والا الشہاب الثاقب ضرور پیش نظر رکھیں جس میں اصل الشہاب الثاقب کے ایک سو گیارہ صفحات سے دوگنا زیادہ کر کے جعلسازی کے طلسمات دکھائے ہیں۔ اسی طرح مولوی انور کاشمیری کی فیض الباری شرح صحیح بخاری کے متعلق لکھا ہے کہ ''فیض الباری استاذنا حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نہیں ہے'' .... مولانا بدر عالم میرٹھی کی تصنیف ہے ملخصاً (ہندوستان کے علمائے حق ص ۱۱۰ از منظور سنبھلی) گویا اب فاضلان دیوبند نے اپنے اکابر کی کتب اور انکے مندرجات کا انکار کرنا شروع کر دیا ہے اور یہ امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسام الحرمین کی عظیم فتح اور ثقاہت ہے۔ حسام الحرمین کل بھی لاجواب تھا اور آج بھی لاجواب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ المہند اور الشہاب الثاقب اپنی تکذیب و تذلیل و تغلیط و تردید خود کر رہے ہیں اور اگر ہمیں ہمارا مد مقابل حریف عدالت عالیہ میں طلب کرائے تو ہم بفضلہٖ تعالیٰ وہاں بھی ثابت کر سکتے ہیں۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

اور سنئے۔

یہ کمپنی مغالطہ دینے اور فریب کاری کے جال بننے میں کتنی ماہر و مشاق ہے حال ہی میں کتب خانہ مجیدیہ ملتان نے المہند شائع کی جس کے صفحات ۳۵/۳۳ سے بڑھا کر ۱۸۸ کر دیئے۔ تاویلات وتجاوزات کی اندھیری چلائی یہ علیحدہ جرم ہے حالانکہ انکے خبطی عنید مصنف مولوی سرفراز گکھڑوی ''عبارات اکابر'' اور ملاں مانچسٹروی خالد محمود اور خود مولوی خلیل انبیٹھوی مطالعہ بریلویت والمہند میں لکھ چکے ہیں کہ متکلم ومصنف کی مراد کے خلاف معنی اور مطلب از خود تراشے اور کشید کر کے ان پر کفر کا فتوی لگائے۔ مگر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ خود اکابر دیوبند نے اپنے اکابر کی کتابوں میں جو بے دریغ اضافے کئے، مختلف النوع معنی اور انواع بنوع مطالب بیان کئے اور متضاد تاویلات کر کے جدید سے جدید مفہوم بیان کئے جو کسی دوسرے نے نہ کئے ہونگے۔ آیئے تاویلات کی خانہ جنگی ملاحظہ کیجئے۔

عبارت ''حفظ الایمان'' پر علماء دیوبند کی خانہ جنگی

عبارت ''حفظ الایمان'' کی علماء ومناظرین دیوبند نے مختلف النوع ومتضاد تاویلات کی ہیں۔ چند تاویلات کا تضاد ملاحظہ ہو۔

مولوی مرتضی حسن دربھنگی چاندپوری

لکھتے ہیں۔

واضح ہو کہ (حفظ الایمان میں) ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں۔ جو اس جگہ متعین

ہیں۔ (توضیح البیان فی حفظ الایمان ص ۸ مطبع قاسمی دیوبند)

عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنی اسقدر اور اتنا ہے۔ پھر تشبیہ کیسی؟

(توضیح البیان)

گویا ایسا اگر تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو قابل اعتراض اور کفر تھا۔ لیکن اتنا اور اس قدر میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔

مولوی حسین احمد صدر دیوبند

اب مولوی حسین احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ دیوبند کی سنیئے۔ وہ لکھتے ہیں۔ حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں "ایسا" فرمارہے ہیں۔ لفظ اتنا تو نہیں فرمارہے۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کے علم کو اور چیزوں کے برابر کردیا......... اس سے بھی اگر قطع نظر کریں۔ تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے (الشہاب الثاقب ص ۱۰۲)

صدر مدرسہ دیوبند کے اس قول سے ثابت ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔ اور اگر ایسا، اتنا یا اس قدر کے معنی میں ہوتا تو قباحت تھی۔ اور اس کو توہین رسالت اور کفر قرار دیا جاسکتا تھا۔

ماحصل

مولوی مرتضی حسن دربھنگی چاندپوری اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی تاویلات کا خلاصہ اور ماحصل یہ ہے کہ دربھنگی صاحب کے بقول اگر ایسا تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو کفر تھا۔ جس سے تشبیہ کا اقرار کرنیوالے مولوی حسین احمد صاحب کا فر قرار پائے۔

اور بقول صدر دیو بند لفظ ایسا اتنا اور اس قدر کے معنی میں ہوتا تو کفر ہوتا۔ اس تاویل سے بقول مولوی حسین احمد صاحب مولوی مرتضی حسن در بھنگی ایسا کا اتنا اور اس قدر معنی کر کے کافر قرار پائے۔

مولوی منظور سنبھلی اور حسین احمد ٹانڈوی کا معرکہ

آپ ابھی ''الشہاب الثاقب'' کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ مولوی حسین احمد صدر دیو بند کے نزدیک لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔ لیکن اس کے برعکس سلطان المناظرین دیو بندیہ مولوی منظور سنبھلی ''مدیر الفرقان'' لکھنو کچھ اور ہی کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

حفظ الایمان کی عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہاں بدوں تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۳۲)

حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے (ص ۳۴)

اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں۔ جب تو ہمارے نزدیک بھی موجب کفر ہے (ص ۳۵)

نوٹ:-

یہ کتابچہ بریلی شریف کے اس عظیم الشان تاریخی مناظرہ کی دیوبندی روئداد ہے۔ جو سلطان العلوم، امام المناظرین، محدث اعظم، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب بانی جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف و فیصل آباد اور مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنو کے درمیان حفظ الایمان کی عبارت پر ہوا تھا۔

سیدی محدث اعظم حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ قدس سرہ کا فرمانا تھا کہ لفظ ایسا تشبیہ کیلئے ہے۔ مولوی منظور نے کہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ لفظ ایسا اتنا کے معنی میں ہے۔ اور یہ کہ اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کررہے ہیں تو ہمارے نزدیک بھی کفر ہے۔ گویا کہ ایسا کو تشبیہ کے طور پر استعمال کرنا مولوی منظور سنبھلی کے نزدیک کفر ہے اور مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند برملا کہہ رہے ہیں کہ لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے (الشہاب الثاقب ص ۱۰۲)

ثابت ہوا کہ دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی کے فتوے کے مطابق مولوی حسین احمد صدر دیوبند کافر ہیں۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا　　جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

عبارت تحذیر الناس

تحذیر الناس بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب ہے اس کے دیوبند اور انارکلی لاہور سے چھپنے والے دو پرانے ایڈیشنوں میں ص ۳ پر یوں ہے

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''

اور ص ۲۸ پر یوں ہے۔

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ

آئے گا"

تحذیر الناس کی یہ وہ عبارات ہیں جن کے رد میں علماء برصغیر نے بکثرت کتب تحریر فرمائیں۔ ان عبارات پر بھی علماءِ عرب وعجم نے حکم کفر صادر فرمایا۔ دیکھو حسام الحرمین والصوارم الہندیہ وغیرہ

اعتراف حقیقت

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں۔

"جس وقت سے مولانا (قاسم نانوتوی) نے تحذیر الناس لکھی ہے۔ کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا (نانوتوی) کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے" (الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص ۵۸۰ زیر ملفوظ ص ۹۲۷)

ہندوستان بھر کے علماء کی عدم موافقت کے بعد چاہیے تو یہ تھا کہ نانوتوی صاحب اپنی زندگی میں اپنا توبہ نامہ چھاپ دیتے۔ یا پھر اکابر ومشاہیر علماء عرب وعجم کا فتوی بصورت "حسام الحرمین" سامنے آنے کے بعد عبارات تحذیر الناس کی تاویلات نہ کی جاتیں مگر اب تک ایک طرف تو مذموم تاویل کی جارہی ہے اور دوسری طرف اب مکتبہ راشد کمپنی دیوبند کی طرف سے شائع ہونیوالے تحذیر الناس کے نئے ایڈیشن میں موخر الذکر ص ۲۸ کی عبارت کو بدل کر کھلم کھلا تحریف کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تحذیر الناس میں تحریف۔

تحذیر الناس ص ۲۸ کی پرانی اصل عبارت قدیم ایڈیشنوں میں یوں ہے۔

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس ص ۲۸)

لیکن اس عبارت سے توبہ ورجوع کی بجائے دیوبندیوں نے یہ نیا جھرلو چلایا ہے کہ اصل عبارت کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔

ملاحظہ ہوئی عبارت یہ ہے۔

اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا''

(تحذیر الناس شائع کردہ مکتبہ راشد کمپنی دیوبند یو۔ پی)

عبارت میں نبی پیدا ہو کی جگہ نبی فرض کیا جائے کر دیا۔

اس کارستانی سے ثابت ہوا کہ یہ عبارت خود علماء دیوبند کے نزدیک بھی کفر ہے لیکن وہ اپنے بانی مذہب کی تکفیر نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے عبارت میں تحریف کر ڈالی۔ اور ممکن ہے ابھی آئندہ ایڈیشنوں میں مزید تحریف ہو۔ حفظ الایمان وتحذیر الناس کی ان تحریفات سے ثابت ہوا کہ ان کتب کی اصل عبارات خود اہل دیوبند کے نزدیک بھی قابل اعتراض اور تنقیص شان رسالت وانکار ختم نبوت پر مبنی ہیں۔ مگر چونکہ اپنے ہیں اس لئے تکفیر کے حکم شرعی سے احتراز کیا جاتا ہے۔ مگر بغیر توبہ وتجدید ایمان محض تحریف سے تو عنداللہ ان کی ذات بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔

تضادات۔

ہمیں اختصار مانع ہے۔ ورنہ ''حفظ الایمان'' کی عبارت کی طرح ''تحذیر الناس'' کی اس عبارت کی بھی مختلف النوع ومتضاد تاویلات کو مفصل بیان کیا جاتا۔

قارئین کرام ومنصف مزاج اہل علم

چاہیں تو ''سیف یمانی'' مناظرہ اوری کی دیوبندی داستان، چراغ سنت، عبارات اکابر، الشہاب الثاقب، المہند سے اس عبارت پر دیوبندی تضادات ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

لرزہ خیز انکشاف وسنسنی خیز دھماکہ

ایک طرف تو آج کل بعض علماء دیوبند عبارات تحذیر الناس کی لایعنی و بے معنی تاویلات کر کے اس کو عین اسلام وعین ایمان قرار دینے کی جدوجہد کررہے ہیں۔ دوسری طرف دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ تحذیر الناس کے کفر سے مولانا نانوتوی کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوگئے تھے۔

تھانوی صاحب ہی کی زبانی سنیے، لکھتے ہیں۔

''تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا (نانوتوی) پر فتوے لگے تو جواب نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی مسلمان ہوجاتا ہے۔ تو میں کلمہ پڑھتا ہوں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

(الاضافات الیومیہ جلد ۴ص ۲۹۳ زیر ملفوظ ۴۵۷)

اب جو لوگ اس عبارت کی تاویل میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ وہ گویا کفر کی حمایت وتاویل کررہے ہیں۔

مولوی محمد احسن نانوتوی کی توبہ

یہ صاحب بھی اکابر دیوبند میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ یہ صاحب بھی تحذیر الناس

کی عبارت سے تحریری توبہ کر چکے ہیں۔ان کی کہانی ان کی اپنی زبانی سنیے،
فرماتے ہیں۔
مولوی نقی علی خان (والد ماجد اعلی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ) نے اثر بن عباس
کی صحت تسلیم کرنے کی وجہ سے مولانا محمد احسن نانوتوی کی تکفیر کی۔
مولانا محمد احسن نے آخر میں مولوی نقی علی خان کے ایک ساتھی رحمت حسین کو یہ لکھا،
جناب مخدوم ومکرم بندہ دام مجدیم پس از سلام مسنون التماس ہے۔
مگر مولوی (نقی علی خان) صاحب نے براہ مسافر نوازی غلطی تو ثابت نہ کی اور نہ مجھ کو
اس کی اطلاع دی بلکہ اول ہی کفر کا حکم شائع فرمادیا اور تمام بریلی میں لوگ اس طرح
کہتے پھرے۔
خیر میں نے خدا کے حوالے کیا۔اگر اس تحریر سے میں عنداللہ کافر ہوں تو توبہ کرتا ہوں
خداتعالی قبول کرے۔زیادہ نیاز، عاصی محمد احسن عفی عنہ
(کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۸۸ بحوالہ تنبیہ الجہال ص ۱۶)
نوٹ:۔
اس کتاب کا تعارف مفتی محمد شفیع دیوبندی نے ص ۱۰ پر تحریر کیا ہے جو کتاب کی صحت
اور اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔

دوبارہ تکفیر فیصلہ کن بیان

اگر مولانا احمد رضا خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند (مولوی قاسم نانوتوی،
مولوی رشید گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی اشرفعلی تھانوی) واقعی ایسے ہی تھے

جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحبؒ پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔

(اشد العذاب ص ۱۳ از مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی چاند پوری ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند)

اس واضح اعتراف کے بعد تکفیر کا شرعی حکم واضح کرنے والے خدا ترس علماء کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈہ ختم ہو جانا چاہیے کیونکہ جن توہین آمیز گستاخانہ عبارات کو علماء اہل سنت کفر قرار دیتے ہیں ان کو متضاد تاویلات کے نتیجہ میں، عدم واقفیت و بے خبری کے عالم میں الغرض کسی نہ کسی طرح ان عبارات کو وہ خود بھی کفر سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے مفصل بحوالہ کتب اکابر دیوبند سے ثابت کیا ہے۔

اور تمام حوالہ جات اکابر دیوبند کی اپنی معتبر و مستند کتب سے نقل کئے ہیں۔

مولیٰ عزوجل ضد و عناد سے بچائے اور قبول حق کی توفیق رفیق فرمائے (آمین)

منقبت مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ

از شیر بیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان صاحب

اے سنیاں را مقتدا یا سیدی احمد رضا
بر کافراں تیر قضا یا سیدی احمد رضا

اے ہادی راہ ہدیٰ یا سیدی احمد رضا
وے عارف ذات خدا یا سیدی احمد رضا

بر مصطفےٰ جانت فدا یا سیدی احمد رضا
اے عاشق غوث الوریٰ یا سیدی احمد رضا

صمصام حق شیر وغا یا سیدی احمد رضا
وے شیر شیران خدا یا سیدی احمد رضا

مشکاۃ نور کبریا یا سیدی احمد رضا
مراۃ حسن مصطفےٰ یا سیدی احمد رضا

جس نے اٹھایا سر ترے آگے ہوا وہ سرنگوں
حامی تیرا شیر خدا یا سیدی احمد رضا

چکڑالویت رفض ونیچر نجدیت مرزائیت
سب پر تو ہے برق فنا یا سیدی احمد رضا

اچھلی تھی ندوہ جھوم کر دیں کے مٹانے کو مگر
تو نے دیا اس کو مٹا یا سیدی احمد رضا

القاب ملتے ہیں مجدد سید و فرد و امام
کعبے سے تجھ کو برملا یا سیدی احمد رضا

الدولۃ المکیہ سے ہے فضل تیرا آشکار
چند گھنٹے میں اس کو لکھا یا سیدی احمد رضا

آل رسول قادری کے صدقے میں یا مرشدی
بردہ مجھے اپنا بنا یا سیدی احمد رضا

لب پر خدا کی یاد ہو دل مصطفےٰ آباد
ہو قلب میں تیری ولا یا سیدی احمد رضا

صدیق فاروق وغنی حیدر ہیں تیرے حفیظ
سبطین حافظ دائما یا سیدی احمد رضا

احمد پر ہو رب کی رضا احمد کی ہو تجھ پر رضا
اور ہم پہ ہو تیری رضا یا سیدی احمد رضا

تیرا عبید پُر خطا، پَر تو ہے عبد المصطفےٰ
اور مصطفےٰ عبد خدا یا سیدی احمد رضا

ارسال کردہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

انجمن انوار القادریہ کی دردمندانہ اپیل

انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ کے زیر انتظام اس وقت گیارہ مدارس میں سینکڑوں بچے اور بچیاں قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ حیدر آباد کالونی میں ایک عظیم الشان دارالعلوم انوار القادریہ قائم ہوچکا ہے جس میں طلباء کو حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ عالم کورس (درس نظامی) بھی کروایا جارہا ہے۔ اس وقت انجمن انوار القادریہ کو تقریباً سالانہ خطیر رقم کی ضرورت درپیش ہے۔ آپ سے دردمندانہ اپیل ہے کہ برائے مہربانی زکوٰۃ عطیات سے انجمن انوار القادریہ کی مدد کریں۔ آپ کی دی ہوئی رقم سے اگر کوئی بچہ قرآن مجید کا حافظ بن گیا یا ناظرہ پڑھ لیا یا عالم دین اور مفتی بن گیا تو یہ آپ کے لئے ثواب جاریہ کا باعث ہوگا اور آپ اپنی قبر میں چلے جائیں تو بھی اس کا ثواب پاتے رہیں گے۔

زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور زکوٰۃ کسی نہ کسی طرح اس کے مستحق تک پہنچانی ضروری ہے اور ادائیگی زکوٰۃ کا بہترین مصرف یہ بھی ہے کہ اسے دینی مدارس میں پہنچایا جائے۔ اس مرتبہ ضرور انجمن انوار القادریہ کو زکوٰۃ و دیگر عطیات دے کر قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے میں حصہ لیں۔ اس کے علاوہ قربانی کی کھالوں سے بھی انجمن انوار القادریہ کی مدد کیجئے۔ آپ کی یہ مدد آپ کے لئے آخرت کا سرمایہ بنے گی۔ آپ کے کسی مرحوم، عزیز، رشتہ دار کے نام سے ایصال ثواب کی غرض سے جو رقم عطیہ کے طور پر دینا چاہیں تو اس میں بھی انجمن کو یاد رکھیں۔

....

رابطے کے لئے: انجمن انوار القادریہ کے مرکزی دفتر

دارالعلوم انوار القادریہ

حیدر آباد کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی۔

فون: 2435088 - 4120794 موبائل: 0300-9201959

تکمیل مطالعہ بروز جمعرات ۴ شوال ۱۴۴۶ھ